© rasailojaraid.com

تشبہ بالکفار

ریسرچ اسکالر مولانا اللہ دتہ

تشبہ کا لغوی مفہوم:

تشبہ عربی زبان کا لفظ ہے جو شبہ سے نکلا ہے اور اس کا مطلب مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، مثل ہونا، مانند ہونا، باہم مختلط ہونا، ہم وصف ہونا، مشابہت ہونا، مماثلت ہونا یا نقل کرنا کے ہیں۔ یعنی کوئی ایسی شے کہ جو دوسری شے کی طرح ہو تو کہیں گے کہ یہ شے اس جیسی ہے یا اس سے تشبہ رکھتی ہے مماثلت کا یہ عمل تشبہ کہلاتا ہے۔ مماثلت کے لیے اس شے کا بعینہ ایک جیسا ہونا ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اگر دونوں اشیاء ایک جیسی ہیں تو وہ تو جنس و نوع میں ہی باہم متحد ہیں اس لیے ان میں تشبہ کے کیا معنی، بلکہ جہاں دونوں اشیا اکثر صفات میں یا کچھ صفات میں ایک جیسی ہوں گی وہاں تشبہ کا اطلاق ہوگا اور صفات میں یکسانیت کے اس عمل کو تشبہ کہا جائے گا۔ تشبہ کے لغوی مفہوم کے بارے میں اہل لغت نے اپنی مختلف کتب میں جو معانی اس کے درج کیے ہیں اسے چند مشہور و معروف کتب سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

لسان العرب میں ابن منظور افریقی نے شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں: الشبہ و الشبہ و الشبیہ جسے آپ مصدریں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی تین مصدریں بیان کی ہیں اور اس کا معنی ''مثل'' بیان کیا ہے اس کی جمع اشباہ ہے اہل عرب اس وقت بولتے ہیں جب ایک شے دوسری شے کے مماثل ہو تو کہتے ہیں واشبہ الشیء الشیء اور مماثلت میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ شخص ظلم کرنے میں اپنے باپ کے مشابہ ہے یا مرد اپنی ماں کے مشابہ ہے۔ ابن اعرابی کے نزدیک یہ لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شخص عاجز ہوتا ہے یا کمزور ہوتا ہے اور یہ شعر اس پر دلیل ہے:

اصبح فیه شبة من امه، من عظم الراس ومن خرطمه (۱)

''تاج العروس'' میں اس کا معنی ''مثل'' بیان کیا گیا ہے اور باقی تفصیل وہی ہے جو کہ اوپر ''لسان العرب'' کے حوالے سے بیان ہوئی ہے۔ (۲)

☆ایاك والذنوب فانها مصدر الهموم والاحزان وهي سبب النكبات وباب المصائب والرزمات. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب التعریفات میں ہے کہ لغت میں تشبیہ کسی شے کی کسی دوسری شے کے ساتھ معنی میں مشترکہ امر پر دلالت کرتی ہے پہلی کو مشبہ (بالکسر) اور دوسری کو مشبہ بہ (بالفتح) کہتے ہیں اس کے لیے آلہ تشبیہ اس کی غرض وغایت اور تشبیہ کا ہونا ضروری ہوتا ہے یہ معنی جو بیان کیا گیا یہ اہل لغت کے نزدیک تھا۔ علماء بیان کی اصطلاح میں دو چیزوں کا کسی وصف میں یا کسی شے کے اوصاف میں مشترک ہونا تشبیہ کہلاتا ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ زید میں شیر کی طرح بہادری پائی جاتی ہے یہاں وصف بہادری کا اشتراک ہے شیر کے ساتھ اور اسی طرح روشنی کا ہونا سورج میں، اس کو علماء بیان تشبیہ مفرد کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی نے مجھے ہدایت اور علم کے ساتھ بھیجا ہے بارش کی مثل کے کہ جو زمین کو پہنچتی ہے۔'' سرکار ﷺ نے یہاں پر علم کو بارش کے ساتھ تشبیہ دی ہے جس کے ذریعے پاک زمین نفع حاصل کرتی ہے اور بنجر زمین جس سے نفع حاصل نہیں کر پاتی۔ اس کو تشبیہ مرکب یا تشبیہ مجتمع بھی کہتے ہیں جس طرح کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''میری مثال اور سابقہ انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے گھر بنایا بہت خوبصورت حسین وجمیل اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی'' اس کو تشبیہ جمع بالجمع کہتے ہیں یہاں پر وجہ شبہ عقلی ہے جو چند امور سے منتزع ہو رہی ہے پس یہاں نبوت کو گھر کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (۳)

اساس البلاغہ میں اس کے معنی مماثلت کے بیان کیے گئے ہیں۔ (۴)

امام راغب اصفہانی نے بھی شبہ کی تین لغتیں بیان کی ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ الشبہ والشبہ والشبیہ کے اصل معنی مماثلت بلحاظ کیف کے ہیں مثلاً لون اور طعم میں باہم مماثل ہونا یا عدل اور ظلم میں (۵)

تشبہ کا اصطلاحی مفہوم

تشبہ باب تفعل سے ہے جس کی ممتاز خاصیت تکلف، تصنع یا بناوٹ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ باب تفعل عموماً ماخذ کو بتکلف اپنے ساتھ متصف کرنے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لہذا تشبہ بالکفار سے مراد کسی بھی مسلمان کا بتکلف کفار کی ممتاز ومخصوص چیز کو اپنانا یعنی جو چیز کسی علاقے میں کفار یا مشرک قوم کی پہچان وعلامت ہو مسلمان کا اس چیز کو استعمال کرنا۔ اس لحاظ سے اس کی یہ تعریف بیان کی جاسکتی ہے کہ کسی شخص کا کسی دوسرے مذہب یا قوم کے کسی فرد کی یا جماعت کی اخلاقیات، رہن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سہن، طرز معاشرت، تہذیب وتمدن، لباس، اکل وشرب، وضع قطع یا فکر وتدبر وغیرہ میں ایسی نقل یا مشابہت کرنے کا نام ہے کہ اس پہلے فرد پر دوسرے فرد کا گمان ہونے لگے اور ایک انجان شخص بھی اسے دوسری جماعت کا فرد ہی تصور کرے۔ علماء نے اس کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں چند تعریفات درج ذیل ہیں:۔

حرام تشبہ بالکفار کسی مسلمان کا کسی کافر قوم کے ساتھ شرعاً یا عرفاً مذموم ناپسندیدہ اشیاء میں مشابہت اختیار کرنا ہے۔ نیز ان چیزوں میں کہ جن میں کفار کے ساتھ مشابہت کا قصد بدلالت حال کیا جاتا ہے۔(۶)

کسی نفع وغیرہ سے بے پرواہ ہو کر محض اس لیے کہ کسی کی ادا بھا جائے اور زبردستی اس کی ریس میں اسی ادا کو اختیار کرنا(۷) دو چیزوں کا حسی یا معنوی لحاظ سے اس قدر مماثل ہونا کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہو سکیں۔(۸)

غیر مسلم کی ہر وہ چیز جو ان کے لیے اس طرح خاص ہو کہ اگر مسلم اسے استعمال کرے تو غیر مسلم ہونے کا اس پر دھوکا ہو۔(۹)

انسانی افعال کی اقسام

انسانی افعال کی اقسام کو جاننا اس لیے ضروری ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس قسم کے افعال پر تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور کس قسم کے افعال جواز کے دائرے میں آتے ہیں لیکن ماقبل اس کے کہ انسانی افعال کی اقسام پر بحث کی جائے یہ بتلانا مقصود ہے کہ اللہ جل جلالہ نے بھی اپنے مختلف طرح کے تخلیقی وتکوینی افعال میں تشبہ کو اختیار نہیں فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے جتنی بھی مخلوقات کو پیدا کیا ہے اگرچہ وہ شکل وصورت، جسم وجثہ اور وضع وہیئت میں ایک جیسی ہیں مگر اس کے باوصف وہ اپنی ہی جنس ونوع کے دیگر افراد سے بہت مختلف ہیں۔ انسان کو ہی دیکھ لیجئے، کروڑوں اربوں انسان اس خاک گیتی میں آئے، چلے گئے اور موجود ہیں مگر سر کے بالوں سے لے کر پاؤں تک اگرچہ سب ایک جیسے ہیں دو ہاتھ، دو پاؤں، دو آنکھیں، دو کان، بتیس دانت اور ناک چہرہ وغیرہ (وعلی ھذا القیاس) مگر اس کے باوجود ان میں جو اختلاف اور تفاوت ہے وہ کسی ذی فہم سے مخفی نہیں ہے۔ ہاتھوں کی لکیروں (فنگر پرنٹس) کو ہی دیکھ لیجئے۔ یہ بے ترتیب آڑھی ترچھی سی لکیریں دیکھنے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں ہر ایک فرد کی ایک جیسی نظر آتی ہیں مگر اس احسن الخالقین کی صناعتی کے قربان کہ انگلیوں کے یہ معمولی سے نشان بھی ایک جیسے ہونے کے باوجود کسی دوسرے فرد سے ذرا سی بھی مشابہت نہیں رکھتے اور آج کے اس جدید دور میں ان انگلیوں کے نشانوں کی مدد سے شناخت افراد کا جو کام لیا جا رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے یونہی آنکھ ناک' کان اور چہرہ مہرہ سب دوسرے افراد سے مختلف ہوتے ہیں۔

خلاق عالم نے جب اجرام فلکی کو تخلیق فرمایا تو ہر ایک دوسرے سے مختلف بنایا ستاروں کو سیاروں سے' چاند کو سورج سے اور زمین کو آسمان سے مختلف بنایا اور زمین کو بھی ایک جیسا نہیں بنایا صحرا کو میدان سے' جنگل کو پہاڑ سے اور دریا کو سمندر سے مختلف بنایا۔ یعنی اللہ رب العزت نے ہر ایک مخلوق کو ایک جداگانہ تشخص اور امتیاز بخشا ہے چاہے وہ ایک ہی نوع سی تعلق رکھتی ہوں یا مختلف انواع سے چنانچہ ایک درخت اور جھاڑی میں' گھاس اور بانس میں' گدھے اور گھوڑے میں' بلی اور شیر میں' پرندے اور جانور میں' حیوانات اور جمادات میں' مٹی اور پتھر میں' زہر ہلاہل اور تریاق میں' قند اور سرکے میں اور شہد اور ایلوا میں جو فرق رکھا ہے وہ ہر عاقل پر واضح ہے اور نصف النہار الشرعی کی طرح روشن ہے اور ایک ذی شعور اپنی روزمرہ کی زندگی میں اس بات کا پورا پورا اہتمام کرتا ہے اور ان کا لحاظ رکھتا ہے تو ایک دانش مند شخص کو اپنے دینی معاملات میں بھی ان امور کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ دینی اعتبار سے بھی اپنا امتیاز و تشخص برقرار رکھے۔

یہودیت' عیسائیت اور اسلام تینوں اگرچہ الہامی مذاہب ہیں مگر اس اشتراک کے باوصف ان کے تفردات و امتیازات پر ذرا اچٹتی سی ہی نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان تینوں مذاہب میں عبادت کے مختلف طریقے رائج ہیں' ان کی عبادت گاہیں مختلف ہیں' ان کے اوقات مختلف ہیں' نمازیں مختلف ہیں' روزے مختلف ہیں' عیدیں مختلف ہیں' احکام مختلف ہیں' ایام مختلف ہیں' کلمہ مختلف ہے اور تو اور شریعت بھی مختلف ہے۔ تو جب خداوند قدوس کو ہر ایک مخلوق سے جداگانہ تشخص مطلوب و مقصود ہے تو ایک مسلمان کو بھی ان بہت سے اشتراکات کے باوجود اپنا جداگانہ تشخص برقرار رکھنا ہے یہی شریعت کا ایک مسلمان سے تقاضا ہے۔ اور اللہ رب العزت کو امت محمدیہ کا دوسری امتوں سے امتیاز و اعجاز اتنا مرغوب و محبوب و مطلوب ہے کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن بھی اس کا اہتمام فرمائے گا چنانچہ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا حوض مقام عدن سے لے کر ایلہ کے فاصلہ سے بھی زیادہ بڑا ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے میں اس حوض سے لوگوں کو اس طرح دور کروں گا جس طرح کوئی آدمی اجنبی اونٹوں کو اپنے حوض سے دور کرتا ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہم کو پہچان لیں گے فرمایا:

نعم تردون علی غرامحجلین من آثار الوضوء لیست لاحد غیرکم(۱۰)

ہاں تم میرے پاس چمک دار روشن چہرے اور ہاتھ پاؤں والے ہو کر آؤ گے وضو کے آثار کی وجہ سے اور یہ علامت تمہارے علاوہ کسی میں نہ ہوگی۔

اب انسانی افعال کی تقسیم بیان کی جاتی ہے۔

امام شافعی، احمد بن حنبل، ابن مہدی، ابن المدینی، ابوداؤد اور دارقطنی اور دیگر کئی آئمہ کے نزدیک آدمی کے افعال تین اقسام میں منقسم ہیں قلبی، لسانی اور افعال جوارح (۱۱)۔ لیکن چونکہ تشبہ کے ضمن میں بالخصوص افعال جوارح کا ذکر کیا جاتا ہے اس لیے یہاں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔ افعال جوارح یا ظاہری انسانی افعال کی بنیادی طور پر تین بڑی اقسام ہیں:

۱۔ افعال طبعیہ یا فطری یا قدرتی افعال

۲۔ افعال عادیہ

۳۔ افعال اختیاریہ

اب ان افعال کی قدرے تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ افعال طبعیہ

اس قسم میں ایسے افعال آتے ہیں جو کہ خالصتاً تقاضائے بشری کا نتیجہ ہوتے ہیں اور ایک بندہ بشر ان کو محض اس لیے ادا کرتا ہے کہ ان افعال کو ادا کرنے میں وہ فرد اپنے جبلی اور فطری تقاضوں کے تحت مجبور محض ہے اس لیے بھی کہ یہ فطری تقاضے یا ضرورت خود اس شخص کو ان افعال کے بجالانے پر آمادہ کر دیتے ہیں اور کوئی بھی فرد نہ تو ان سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ان سے کلی طور پر اپنا دامن بچا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سر کو جنبش دینا، ہاتھ ہلانا، پلکیں جھپکانا وغیرہ یونہی مطلقاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، چلنا پھرنا، ستر کو ڈھانکنا اور جنسی ضروریات وغیرہ بھی اسی قسم میں داخل ہیں چنانچہ انسانی افعال کی اس قسم پر تشبہ کا اطلاق بھی نہیں ہوتا ہے اور ان افعال کو اس لیے ممنوع قرار نہیں دیا جا سکتا کہ چونکہ کفار سے تشبہ منع ہے اور کفار بھی یہ افعال کرتے ہیں اس لیے ایک مسلمان بھی یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افعال بجانہیں لاسکتا اگر اس قسم پر تشبہ کا اطلاق درست ہو تو پھر تو بڑا عجیب معاملہ ہو جائے کہ چونکہ کفار سوتے ہیں اس لیے مسلمان سو نہیں سکتے، کفار کھاتے ہیں اس لیے مسلمان کھا نہیں سکتے، کفار پیتے ہیں اس لیے مسلمان پی نہیں سکتے، کفار لباس پہنتے ہیں اس لیے مسلمان لباس نہیں پہن سکتے، کفار جماع کرتے ہیں اس لیے مسلمان جماع نہیں کر سکتے، حقیقت یہ ہے کہ یہ افعال تشبہ کے دائرے سے خارج ہیں۔ چنانچہ بحرالرائق میں علامہ زین الدین بن ابراہیم نقل کرتے ہیں: (۱۲)

ثم اعلم ان الشبیہ باھل الکتاب لایکرہ فی کل شیء وانانا کل ونشرب کمایفعلون انما الحرام ھوالتشبہ فیماکان مذموماوفیما یقصدبہ التشبیہ کذا ذکرہ قاضی خان فی شرح الجامع الصغیرفعلی ھذا لولم یقصدالتشبہ لایکرہ عندھما(۱۳)

پھر یہ جان لو کہ کتابیوں کے ساتھ ہر چیز میں مشابہت مکروہ نہیں ہے دیکھو ہم کھاتے پیتے ہیں اور وہ بھی یہ کام کرتے ہیں حرام تشبہ وہ ہے جو مذموم ہے اور جس میں مشابہت کا ارادہ کیا جائے جیسا کہ قاضی خان نے شرح جامع صغیر میں اس کو ذکر کیا تو اس بنا پر اگر آدمی نے تشبہ کا ارادہ نہیں کیا تو طرفین کے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا۔

اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

مانھیناعن التشبہ بھم فی کل شی ء فانا ناکل کما یاکلون (۱۴)

ہمیں ہر کام میں ان کی مشابہت سے نہیں روکا گیا اس لیے کہ جیسے وہ کھاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی تو کھاتے ہیں۔

جس طرح کھانے پینے وغیرہ کے معاملات میں ان کی مشابہت مکروہ نہیں ہے اسی طرح شکل وصورت میں بھی اگر ان جیسی شکل ہو تو ایسا فعل بھی مذموم نہیں ہے۔ چونکہ یہ بندے کے دائرہ کار سے باہر ہے اس لیے عنداللہ بھی اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے وہاں (دوزخ میں) لحہ بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اکثم کعبی کو دیکھا ہے اس پر معبد کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لاانت مؤمن وھو کافروھواول من جمع العرب علی الاصنام (۱۵)

نہیں تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل عرب کو بت پرستی پر جمع کیا تھا۔

☆کن شجاعا قوی القلب ثابت النفس لدیک ھمۃ وعزیمۃ ولا تغرک الزوابع والا راجیف.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک دوسری طویل حدیث پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا باقی رہا مسیح ضلالت تو وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا کشادہ پیشانی اور چوڑے سینے والا ہوگا اس کے جسم میں کندھے کا جھکاؤ سینہ کی طرف ہوگا اور وہ قطن بن عبدالعزی کے مشابہ ہے یہ سن کر قطن کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا اس سے مشابہت میرے لئے نقصان دہ ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لا انت امرو مسلم وھو امرو کافر (۱۶)

نہیں تم ایک مسلمان آدمی ہو اور وہ کافر ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اس طرح کے معاملات میں مشابہت کوئی معنی نہیں رکھتی اور نہ ہی اس طرح کے معاملات پر مشابہت کا اطلاق ہوتا ہے۔

۲۔افعال عادیہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جنھیں ایک انسان ایک خاص انفرادی کیفیت کے ساتھ انجام دیتا ہے جیسے کہ کھانے' پینے' سونے' جاگنے' بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی عادات وغیرہ۔ اگر چہ یہ افعال اوپر بیان کی گئی قسم میں بھی داخل ہیں لیکن یہ ان سے اس لیے مختلف ہیں کہ ان کو ایک بندہ مومن ایک خاص انفرادی کیفیت سے ادا کرتا ہے اس لیے کہ کھانا ہر فرد کی بنیادی ضرورت میں داخل ہے اور کوئی بھی فرد اس سے بے نیاز نہیں ہوسکتا کھانا کھانے پر تو تشبہ کا اطلاق نہیں ہوگا لیکن اس کے کھانا کھانے کی اشیاء پر اس کی طرز نشست پر اس کے انداز پر اور اس کی پسند و ناپسند پر ضرور بالضرور تشبہ کا اطلاق ہوگا اس لیے ایک بندہ مومن کو ان لباس' وضع قطع اور عادات وغیرہ میں تشبہ بالکفار سے بچنا ضروری ہے۔

۳۔افعال اختیاریہ

اس قسم میں ایسے انسانی افعال آتے ہیں کہ جن کو ایک فرد اپنی مرضی سے اختیار کرتا ہے وہ چاہے تو ان افعال کو ادا کرے اور چاہے تو ان افعال کو ادا نہ کرے مثال کے طور پر نکاح کرنا' روزی کمانے کے ذرائع اختیار کرنا وغیرہ انسانی افعال کی اس قسم پر بھی تشبہ کا اطلاق ہوتا ہے اور ایک فرد مسلم کو ان افعال میں کفار کی پیروی و مماثلت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ان افعال کی اقسام سے معلوم ہوا کہ انسانی افعال کی پہلی قسم پر تشبہ کا اطلاق نہیں ہوتا ہے اس لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہیں تشبہ کے دائرے میں داخل کرنا غلط ہے اور دوسری اور تیسری قسم تشبہ بالکفار کے دائرے میں شامل ہیں اس لیے ان سے بچنا چاہیے۔

تشبہ کی اقسام

اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من تشبه بقوم فهو منهم (۱۷)

جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی‘تو وہ انہی میں سے ہوگا۔

یہ حدیث پاک اپنے مفہوم میں بڑی جامع ہے اور اس حدیث پاک سے جہاں کفار کی مشابہت کی مذمت معلوم ہورہی ہے۔وہیں یہ حدیث اچھے اور نیکوکاروں کی مشابہت اختیار کرنے پر آخرت میں اچھے حشر کی بشارت بھی دے رہی ہے۔چنانچہ معلوم ہوا کہ تشبہ‘مماثلت یا مشابہت اچھی بھی ہے اور بری بھی۔اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:”تشبہ مطلق ہے جو اخلاق‘اعمال اور لباس کو شامل ہے۔خواہ اچھے لوگوں سے ہو یا برے لوگوں سے‘اگر اخلاق واعمال میں مشابہت ہو تو اس کا حکم ظاہر و باطن کو شامل ہے۔اور اگر لباس میں ہو تو حکم ظاہر کے ساتھ مخصوص ہوگا عرف عام میں اس کا مطلب لباس میں مشابہت لیا جاتا ہے اس لیے اس حدیث کو کتاب اللباس میں لائے ہیں۔(۱۸)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ:یہ حدیث اپنے عموم پر نہیں ہے بلکہ اس کا محمل یہ ہے کہ جو وصف کسی قوم کی بدعقیدگی پر مبنی ہو اس میں اگر مشابہت کی جائے تو اس کا شمار بھی اسی بدعقیدہ قوم سے ہوگا مثلاً گلے میں رسی کا پھندہ بنا کر ڈالنا یہ عیسائیوں کی اس بدعقیدگی پر مبنی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھایا گیا تھا۔اور اس کے علاوہ اور کسی چیز میں کفار کی مشابہت اس کو واجب نہیں کرتی کہ اس کا شمار بھی ان کفار میں سے ہوگا۔(۱۹)

مولانا شمس الدین احمد جعفری رضوی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”یہ حدیث ایک اصل کلی ہے کہ لباس وعادات واطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے کفار وفساق وفجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح وتقویٰ کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں۔اور انہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار وفساق سے مشابہت کا ادنیٰ مرتبہ کراہت

☆ابسط وجهك للناس تكسب ودهم موالن لهم الكلام بحبوك موتواضع لهم يجلوك.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔مسلمان اپنے کو کافروں اور فاسقوں سے ممتاز رکھے تا کہ پہچانا جاسکے اور غیر مسلم کا شبہ اس پر نہ ہو۔(۲۰)

علامہ محمد نواب قطب الدین خان دہلوی(۲۱)اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:مطلب یہ ہے کہ جو شخص جس قوم و جماعت کی مشابہت اختیار کرے گا اس کو اسی قوم و جماعت جیسی خیر و معصیت ملے گی مثلاً اگر کوئی شخص اپنے لباس واطوار وغیرہ کے ذریعہ کسی غیر مسلم قوم یا فساق وفجار کی مشابہت اختیار کرے گا تو اس کے نامہ اعمال میں وہی گناہ لکھے جائیں گے جو اس غیر مسلم قوم کے لوگوں یا فساق وفجار کو ملتا ہے'اسی طرح اگر کوئی شخص اپنے آپ کو علماء ومشائخ اور اولیاء اللہ کے نمونے پر ڈھالے گا کہ انہی جیسے لباس پہنے گا انہی اطوار اختیار کرے گا اور انہی جیسے اعمال کرے گا تو وہ بھلائی وسعادت کے اعتبار سے انہی کے زمرہ میں شمار ہوگا'اس ارشاد گرامی کے الفاظ بہت جامع وہمہ گیر ہیں جن کے دائرے میں بہت سی باتیں اور بہت سی چیزیں آجاتی ہیں یعنی مشابہت کا مفہوم عمومیت کا حامل ہے کہ مشابہت خواہ اخلاق واطوار میں ہو'یا افعال وکردار میں ہو اور خواہ لباس وطرز رہائش میں ہو اور یا کھانے پینے'اٹھنے'رہنے سہنے اور بولنے چالنے میں ہو سب کا یہی حکم ہے۔(۲۲)

اس لحاظ سے تشبہ کی دو اقسام ہیں۔

۱۔تشبہ محمود

۲۔تشبہ مذموم

تشبہ محمود کو آسانی کے پیش نظر درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔تشبہ محمود فرض ہو۔

اس کی مثال رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرنا ہے۔ان معاملات میں جن کی پیروی ہمارے لئے ضروری ہے جیسے نماز پڑھنے میں آپ ﷺ کی نقل کرنا اور حج اور روزوں وغیرہ کے معاملات میں آپ ﷺ کی پیروی کرنا۔یہ معاملات وہ ہیں کہ جن پر عمل کے بغیر اللہ رب العزت کی رضا کا حصول ممکن نہیں اور اسی بات کا حکم اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں دیا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوالله والیوم الاخروذکرالله کثیرا(۲۳)

تم کو پیغمبر خدا کی پیروی (کرنی) بہتر ہے (یعنی) اس شخص کو جسے خدا (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید ہو اور وہ خدا کا ذکر کثرت سے کرتا ہو۔

۲۔تشبہ محمود واجب ہو۔

اللہ کے نبی علیہ جن کاموں کو بنیت عبادت سرانجام دیتے تھے اور ان کاموں پر آپ نے مداومت فرمائی اور امت کو بھی ان کاموں کے بجالانے کی تلقین کی اور ان کے چھوڑ دینے پر آپ نے سخت وعید یا تہدید فرمائی اس کی مثال باجماعت نماز کا اہتمام کرنا' داڑھی رکھنا' وتر پڑھنا' صدقہ فطر ادا کرنا' قربانی کرنا' عیدین کی نماز ادا کرنا اور سجدہ تلاوت وغیرہ۔

۳۔تشبہ محمود سنت ہو۔

اس کی مثال یہ ہے کہ جن کاموں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہمارے لئے فرض قرار نہیں دی گئی ان کاموں میں بھی آپ کی نقل کرنا جیسے کھانے' پینے' اٹھنے' لباس' رہن سہن' معاشرت اور معاملات وغیرہ اگر چہ یہ کام رسول اللہ ﷺ بنیت عبادت نہیں بلکہ بطور عادت کے سرانجام دیتے تھے۔لیکن امت کو ان کاموں میں بھی آپ کی پیروی کرنے پر عظیم ثواب کی بشارت ہے جیسا کہ

حدیث پاک ہے:

من تمسک بسنتی عندفساد امتی فله اجر مائة شهید(۲۴)

فساد امت کے وقت جو میری ایک سنت پر عمل کرے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

۴۔تشبہ محمود مستحب ہو۔

عادات ومعاملات میں صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین رحمھم اللہ کے طریقے پر عمل کرنا بھی پسندیدہ 'محمود اور مستحب ہے۔جیسا کہ ایک حدیث پاک میں ہے کہ سرکار علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

خیر شبابکم من تشبه بکهولکم' وشر کهولکم من تشبه بشبابکم(۲۵)

تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر جوان وہ ہے جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کرے اور تمہارے بوڑھوں میں سے سب سے بدترین بوڑھا وہ ہے جو جوانوں کی مشابہت اختیار کرے۔

☆من اعظم ابواب السعادة دعاء الوالدین فاغتنمه بیر هما لیکون لك دعاؤهم حصنا حصینا من کل مکروه.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: ہر جگہ کے اہل دین اور ثقہ لوگوں کو جو لباس ہو اس کی اتباع زیادہ بہتر اور مستحب ہے۔(۲۶) مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری فرماتے ہیں ''دیندار مسلمان جس لباس کو اختیار کریں اسے اختیار کیا جائے اور جس لباس سے دیندار مسلمان اور علماء احتراز کریں اس سے بچا جائے۔''(۲۷) ایک عربی شاعر کہتا ہے:

فتشبھوا ان لم تکونوا مثلھم ''فان التشبہ بالکرام فلاح

یعنی علماء کی مشابہت اختیار کرو اگرچہ تم ان جیسے نہیں ہو کہ نیک لوگوں کی مشابہت اختیار کرتے میں فلاح و کامرانی ہے۔

بلکہ یہ لوگ تو ایسے مقبولان بارگاہ خداوندی ہیں کہ ان کی مشابہت میں تو فوائد ہی فوائد ہیں جو شخص ان کے پاس لمحہ بھر کے لیے بیٹھ جائے اللہ رب العزت اسے بھی برکات سے محروم نہیں رہنے دیتا۔جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

قال ھم الجلساء لایشقی بھم جلیسھم (۲۸)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

بلکہ یہ لوگ تو اللہ رب العزت کو اتنے پیارے ہیں کہ اگر کوئی دل سے ان کی پیروی نہیں کرنا چاہتا اور ایمان نہ ہونے کے باوجود صرف ظاہر میں ان جیسی صورت بنالیتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کو دنیوی مصیبتوں سے بچانے میں نافع ہوسکتا ہے جیسا کہ ایک حکایت ہے کہ غرق فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر فرعونیوں کا بہروپیا بچ گیا۔موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔مولیٰ یہ کیوں بچ گیا۔فرمایا اس نے تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔ہم محبوب کی صورت والے کو بھی عذاب نہیں دیتے۔(۲۹)

جب کہ حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ''یہ اس لئے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے حضرت محمد ﷺ اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کرسکیں گے۔(۳۰) تو جب ایک کافر ان صریح احکامات کے باوصف اپنے کفر کے باوجود دنیوی عذاب سے بچ سکتا ہے تو ایک مسلمان جو کہ

☆اقبل الناس علی ماھم علیہ و سامح مابعد منھم و اعلم ان ھذہ ھی سنۃ اللہ فی الناس والحیاۃ۔☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایمان کی دولت سے مالا مال ہے اور دل سے اپنے پیارے نبی ﷺ کی اور ان کی اصحاب کی اور سلف صالحین کی پیروی کرے گا تو وہ کیسے دینی اور دنیوی برکات سے محروم رہ سکتا ہے۔

تشبہ مذموم

تشبہ مذموم وہی ہے کہ جو کفار، فساق، فجار، بدعتی، ملحدین، شیطان، گمراہ فرقوں یا جانوروں کے ساتھ کیا جائے اسی طرح عورتوں کی مردوں کے ساتھ یا مردوں کی عورتوں کے ساتھ مشابہت بھی مذموم ہے۔ تشبہ مذموم کو حکم کی نوعیت کے اعتبار سے درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے جیسا کہ امام ابن صلاح (۳۱) نے لکھا ہے کہ کفار سے مشابہت کی بہت سی صورتیں ہیں کبھی مکروہ تو کبھی حرام چنانچہ امام ابن صلاح لکھتے ہیں:

والتشبہ بالکفار قدیکون مکروھا وقدیکون حراما وذلک علی حسب الفحش فیہ قلۃ و کثرۃ واللہ اعلم (۳۲)

کفار سے مشابہت کبھی کبھی مکروہ ہوتی ہے اور کبھی حرام ہوتی ہے اور یہ اس کے اندر فحش کی قلت اور کثرت کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے تشبہ کی اقسام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ تشبہ بالکفار کفر ہو۔

۲۔ تشبہ بالکفار حرام ہو۔

۳۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناجائز ہو۔

۴۔ تشبہ بالکفار مکروہ و ناپسندیدہ ہو۔

۵۔ تشبہ بالکفار مباح ہو۔

درج ذیل سطور میں اس کی وضاحت کی جاتی ہے۔

۱۔ تشبہ بالکفار کفر ہو۔

کفار کے ساتھ دینی معاملات میں یا عقائد یا ضروریات دین وغیرہ کی مشابہت انسان کو کفر کے گہرے گڑھے میں گرا سکتی ہے اس کی مثال یوں ہے جیسے بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

توہین یا مصحف شریف (یعنی قرآن پاک) یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یوہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا' سر پر چٹیا رکھنا' قشقہ (یعنی ہندوؤں کی طرح پیشانی پر مخصوص قسم کا ٹیکا) لگانا۔ ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام رحمہم اللہ السلام کافر کہتے ہیں۔ تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔ (۳۳) جو مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی پہنے یا زنار باندھے بلکہ کوئی اپنی کمر میں یوں ہی رسی باندھ کر کہے کہ یہ زنار ہے' اس کے یہ افعال کفر ہیں۔ (۳۴) جس نے سر پر مجوسیوں کی مخصوص ٹوپی رکھ کر کہا: "دل سیدھا ہونا چاہیئے" یہ قول کفر ہے کیونکہ کہنے والے نے ظاہر شریعت کا انکار کیا۔ (۳۵)

اسی طرح علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (۳۶) اس لیے کہ یہ شخص وارثان انبیا اور وارثان محراب و منبر جو کہ دین کی ترویج و اشاعت اور اس کے فہم کے لیے بنیادی رہنما ہیں وہ ان کی توہین کی نیت سے ان کی مشابہت اختیار کررہا ہے جب کہ علماء کی عزت اور ادب واحترام امت پر واجب ہے۔ اور ان کی تحقیر وتوہین کفر ہے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص تحقیر کے ارادے سے عالم کو عویلم اور علوی کو علیوی کہے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ (۳۷) جب کہ توہین بوجہ علم دین کرے وگرنہ اگر بے سبب ظاہر کے ہے تو اس پر خوف کفر ہے ورنہ اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں۔ (۳۸)

حضرت سیدنا ابو محمد سہلؒ کا فرمان عبرت نشان ہے: خوف کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے بارے میں اللہ کے علم ازلی کے تعلق سے ڈرتا ہے (کہ نہ جانے میرے بارے میں کیا طے ہے' آیا اچھا خاتمہ یا کہ برا خاتمہ!) اور اس بات سے بھی خوفزدہ رہے کہ کہیں کوئی کام خلاف سنت (یعنی سنت کو مٹانے والی بری بدعت کا ارتکاب) نہ کر بیٹھے جس کی نحوست اسے کفر تک پہنچادے۔ (۳۹)

.................(جاری ہے)

☆عش حیاۃ البساطۃ وایاک والرفاھیۃ والاسراف والبذخ فکلما ترفہ الجسم تعقدت الروح. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حواشی

۱۔افریقی، محمد بن مکرم بن علی ابوالفضل جمال الدین ابن منظور م۷۱۱ھ لسان العرب، مادہ ش ب ہ، ج۱۳ص۵۰۳، دار صادر بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۱۴ھ۔

۲۔زبیدی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق الحسینی، ابوالفیض، الملقب بمرتضی، م۱۲۰۵ھ تاج العروس من جواہر القاموس، ج۳۶ص۴۱۱، دارالہدایۃ، ط اندارد۔

۳۔جرجانی، علی بن محمد بن علی الزین الشریف، م۸۱۶ھ کتاب التعریفات، باب التاء ج۱ص۵۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۳ھ۔

۴۔زمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمرو بن احمد، جاراللہ، م۵۳۸، اساس البلاغۃ، ج۱ص۴۹۳، محقق محمد باسل عیون السود، دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، الطبعۃ الاولی، ۱۴۱۹ھ

۵۔اصفہانی، ابوالقاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب، م۵۰۲ھ المفردات فی غریب القرآن، ج۱ص۴۴۳، تحقیق صفوان عدنان داودی، دارالعلم الدارالشامیۃ، دمشق بیروت، سنۃ الطبع ۱۴۱۲ھ۔

۶۔ماخوذ: مصری، زین الدین بن ابراہیم المعروف بابن نجیم م۹۷۰ھ البحرالرائق شرح کنزالدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری ج۲ص۱۱، دارالکتاب الاسلامی، الطبعۃ الثانیۃ، بدون تاریخ،

۷۔گیلانی، سید مناظر احسن، اسلامی معاشیات ص۳۰۷، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، اشاعت ۲۰۰۷۔

۸۔اصفہانی، ابوالقاسم الحسین بن محمد المعروف بالراغب، المفردات فی غریب القرآن، ج۱ص۴۴۳،

۹۔امجدی، مفتی جلال الدین، فتاوی فیض الرسول ج۲ص۶۰۰، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۳ء

۱۰۔مسلم، امام ابوالحسین عساکرالدین ابن حجاج، م۲۶۱ھ صحیح مسلم جلد اول، باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضو، حدیث نمبر ۵۸۳، محقق محمد فواد عبدالباقی، داراحیاء التراث العربی بیروت،

۱۱۔تفصیل کے لیے دیکھئے: سبکی، تاج الدین عبدالوہاب بن تقی الدین، م۷۷۱ھ الاشباہ والنظائر ج۱ص۵۴، دارالکتب العلمیۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۱ء۔

۱۲۔آپ ۹۷۰ھ میں پیدا ہوئے آپ اپنے وقت کے عظیم فقیہ اور اصولی تھے آپ کی تصانیف میں سے شرح منارالانوار فی اصول الفقہ، البحرالرائق فی شرح الکنز الدقائق، الاشباہ والنظائر، التحفۃ المرضیۃ فی الاراضی المصریۃ، والفتاوی الزینیۃ مشہور ہیں۔(دیکھئے معجم المولفین ج۴ص۱۹۲)

۱۳۔مصری، زین الدین بن ابراہیم بن محمد المعروف بابن نجیم، م۹۷۰ھ البحرالرائق شرح کنزالدقائق ومنحۃ الخالق وتکملۃ الطوری ج۲ص۱۱

☆حافظ علی اذکار المناسبات فانہا حفظ لک وصیانۃ توفیہا من السداد والارشاد ما یصلح بہ یومک.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۴۔ سرخسی، شمس الائمۃ محمد بن احمد بن ابی سہل، م ۴۸۳ھ، المبسوط ج ۱ ص ۲۰۱، دار المعرفۃ بیروت، بدون طبعۃ، تاریخ النشر ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۳ء

۱۵۔ حنبل، امام احمد، م ۲۴۱ھ، مسند الامام احمد بن حنبل، جز ۲۳ ص ۱۰۹، مسند جابر بن عبداللہؓ، حدیث ۱۴۸۰۰، محقق شعیب الارنووط، عادل مرشد و آخرون، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الاولی ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۱ء

۱۶۔ ایضاً، جز ۱۳ ص ۲۸۲، مسند ابی ہریرہؓ، حدیث ۷۹۰۵

۱۷۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشہرۃ، حدیث ۴۰۳۱، محقق محمد محیی الدین عبدالحمید، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت، ط ندارد

۱۸۔ دہلوی، عبدالحق، م ۱۰۵۲ھ، اشعۃ اللمعات ج ۵ ص ۵۷۷، مترجم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، ط ثانی، اشاعت ۲۰۰۲ء

۱۹۔ سعیدی، غلام رسول، نعم الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۲ ص ۳۸۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی، ط دوم ۲۰۱۴ء

۲۰۔ شمس الدین، احمد، قانون شریعت ج ۲ ص ۴۲۶، زاویہ پبلشرز داتا دربار مارکیٹ لاہور، ط ن۔م، اشاعت ۲۰۰۷ء

۲۱۔ ۱۲۱۹ھ میں پیدا ہوئے علوم شرعیہ شاہ اسحٰق دہلوی سے حاصل کیے متعدد حج کیے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ آپ کی اردو شرح مشکوٰۃ ''مظاہر حق'' مشہور خلائق ہے۔ ستر سال کی عمر پائی اور ۱۲۸۹ھ میں وفات پائی۔ (دیکھیے حدائق الحنفیۃ ص ۵۰۵)

۲۲۔ دہلوی، علامہ نواب قطب الدین خان، م ۱۲۸۹ھ، مظاہر حق ج ۴ ص ۱۸۵، مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور، ط ندارد

۲۳۔ سورۃ الاحزاب آیت ۲۱

۲۴۔ بیہقی، ابوبکر احمد ابن حسین ابن علی، م ۴۵۸ھ، الزہد الکبیر للبیہقی، جز ۱ ص ۱۱۸، حدیث ۲۰۷، محقق عامر احمد حیدر، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۹۹۶ء، تبریزی، محمد بن عبداللہ الخطیب العمری، م ۷۴۲ھ، مشکاۃ المصابیح ج ۱، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، حدیث ۱۶۶، تحقیق محمد ناصر الدین البانی، المکتب الاسلامی بیروت، الطبعۃ الثالثۃ ۱۴۰۵ھ

۲۵۔ ہندی علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی البرہانفوری ثم المدنی فالمکی الشہیر بالمتقی، م ۹۷۵ھ، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کنز العمال ج ۱۵ ص ۸۶۷، محقق بکری حیانی وصفوۃ السقاء، مؤسسۃ الرسالۃ، الطبعۃ الخامسۃ ۱۴۰۱ھ بمطابق ۱۹۸۱ء

۲۶۔ رحمانی، مولانا خالد سیف اللہ، کتاب الفتاوی ج ۶ ص ۹۵، زمزم پبلشرز کراچی، اشاعت ۲۰۰۸ء، ط ندارد

۲۷۔ دیکھیے: لاجپوری، مفتی سید عبدالرحیم، فتاوی رحیمیہ ج ۱۰ ص ۹۷، دار الاشاعت اردو بازار

☆وزع الاعمال ولا تجمعها فی وقت واحد بل اجعلها فی فترات وبینها اوقات للراحۃ لیکون عطاؤک جیداً☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کراچی، اشاعت ۲۰۰۳ء، ط ندارد،

۲۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ عزوجل، حدیث ۶۴۰۸، مسلم، امام ابوالحسین عساکر الدین ابن حجاج، م ۲۶۱ھ، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ باب فضل مجالس الذکر، حدیث ۲۶۸۹،

۲۹۔ ماخوذ: قاری، ملاعلی، م ۱۰۱۴ھ، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج ۸ ص ۲۵۵، مکتبہ امدادیہ ملتان، ط ن۔م،

۳۰۔ نسائی، عبدالرحمٰن بن شعیب، م ۳۰۳ھ، سنن نسائی، باب تاویل قول اللہ عزوجل ومن لم یحکم بما انزل اللہ اولئک ہم الکافرون فی ذکر الحکم باتفاق اہل العلم، حدیث ۵۴۰۰

۳۱۔ آپ عظیم شافعی فقیہ ہیں۔ تفسیر، لغت، حدیث، فقہ، اسماء الرجال، حدیث سے متعلقہ علوم اور دیگر فنون میں آپ کی نظیر کوئی نہ تھا کثیر الملازمت تھے ورع وتقوی میں بھی آپ کی مثل کوئی نہ تھا یہی وجہ تھی کہ آپ کے جنازے میں اژدھام کثیر تھا آپ کی تصانیف میں سے شرح مشکل الوسیط للغزالی فی فروع الفقہ الشافعی، الفتاوی، علوم الحدیث، معرفۃ المؤتلف والمختلف فی اسماء الرجال، وطبقات الشافعیۃ مشہور ہیں لیکن سب سے زیادہ شہرت آپ کی کتاب مقدمہ ابن الصلاح کو ملی جو اصول حدیث میں اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ (دیکھئے طبقات الشافعیین ج ۱ ص ۸۵۷)

۳۲۔ ابن صلاح ابوعمرو تقی الدین عثمان بن عبدالرحمٰن، م ۶۴۳ھ، فتاوی ابن الصلاح ج ۲ ص ۴۷۳، محقق موفق عبداللہ عبدالقادر، مکتبۃ العلوم والحکم عالم الکتب بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۰۷ھ،

۳۳۔ اعظمی، مولانا امجد علی، م ۱۹۴۸ء، بہار شریعت ج ۱ ص ۶۶، شبیر برادرز اردو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۶ء، ط ندارد،

۳۴۔ ماخوذ: بریلوی، احمد رضا خان، م ۱۳۴۰ھ، فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۵۰۔۵۴۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور، اشاعت ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۰۰۳ء، ط ندارد،

۳۵۔ ایضا، ص ۵۴۹،

۳۶۔ اعظمی، مولانا امجد علی، م ۱۹۴۸ء، بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲۷،

۳۷۔ بریلوی، احمد رضا خان، م ۱۳۴۰ھ، فتاوی رضویہ ج ۱۴ ص ۲۶۹،

۳۸۔ ایضا، ج ۱۵ ص ۱۶۳

۳۹۔ قادری، محمد الیاس، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۱، مکتبۃ المدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی، ط ندارد،

☆من اعظم ابواب السعادة دعاء الوالدین فاغتنمه ببرهما ليكون لك دعاؤهم حصنا حصينا من كل مكروه.☆

© rasailojaraid.com